اسلامک کوئز سیریز

ہم نصابی سرگرمیاں

پرائمری تا میٹرک

محمد عثمان عارف

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

پیش لفظ

ہر اسکول کا مشن ہوتا ہے کہ ان کے فارغ التحصیل طلبہ دنیا کے چیلینجز کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت حاصل کریں۔ حالیہ پرفتن دور میں تو اسکی ضرورت دو چند ہو چکی ہے کہ ہر بچہ/ بچی دینی و دنیاوی ہر لحاظ سے نئے نئے فتنوں کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ اس صلاحیت کو اجاگر کرنے کا ایک آسان اور دلچسپ طریقہ سوال و جواب کے ذریعے اہم معلومات بہم پہنچانا ہے۔

زیر نظر کتابچہ اسی اسلوب اور مقصد کو مدنظر رکھ کر ترتیب دیا گیا ہے۔ امید ہے کہ یہ کوشش طلباء کی ذہنی صلاحیتوں کو جلا بخش کر انہیں فتنوں کا سامنا کرنے کے قابل بنائے گی۔

ٹائیٹل ڈیزائننگ : .... محمد صفت الٰہی

ڈیزائننگ : .... محمد احمد/ حسان عزیز

پروف ریڈنگ : .... ام احسن

اشاعت : .... چہارم

ناشر : .... اساس انسٹیٹیوٹ

پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

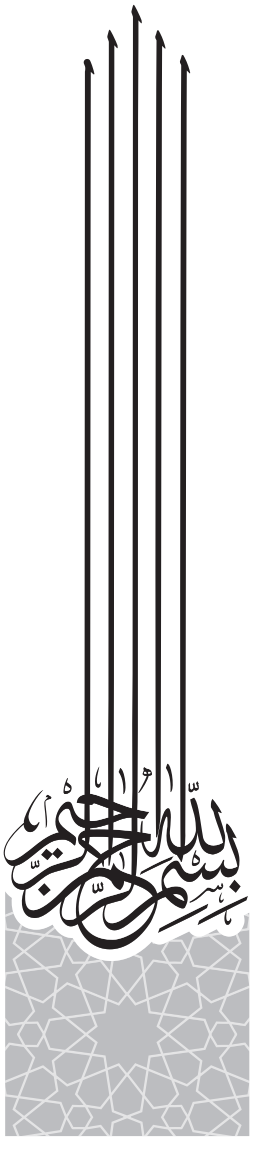
بسم الله الرحمن الرحيم

فہرست مضامین

ہم نصابی سرگرمیاں

پرائمری
تا
میٹرک

موضوع | 01	تقاریر	06

سیرت مصطفیٰ ﷺ 07
امت سے محبت 10
ناموسِ رسالت ﷺ 13
عظمتِ صحابہ رضی اللہ عنہم 16
ختمِ نبوت ﷺ 19
حقوقِ مصطفیٰ ﷺ 22
عشقِ مصطفیٰ ﷺ 25
1953ء کی تحریک ختمِ نبوت 27
سیرتِ صحابیات رضی اللہ عنہن 29
قادیانیت کا سیاسی چہرہ 32

پرائمری
تا
میٹرک

ہم نصابی سرگرمیاں

فہرست مضامین

موضوع 02	نظمیں	35

- وحدت کے گن ــــــــــــ 36
- یتیموں سے پیار ــــــــــــ 37
- سہارا ــــــــــــ 38
- معبود ــــــــــــ 39
- عظمت ــــــــــــ 40
- پیارے محمد ﷺ ــــــــــــ 41
- پاک نبی ﷺ ــــــــــــ 42
- غریبوں سے پیار ــــــــــــ 43
- آخری نبی ﷺ ــــــــــــ 44
- اجالا ــــــــــــ 45

موضوع

01

تقارير

تقریر

01 سیرت مصطفیٰ ﷺ

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْد۔ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ : ﴿ وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴾

تجھ میں حور و قصور رہتے ہیں　　　میں نے مانا ضرور رہتے ہیں
میرے دل کا طواف کر جنت　　　میرے دل میں حضور رہتے ہیں

صدر ذی وقار و عزیزان من!

کوئی شخص دنیا میں نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت بیان کرنے کا اصل حق ادا نہیں کر سکتا۔ میں ختم الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت، معجزات، کمالات، اخلاق و اطوار کے تذکروں کے جتنے بھی دعوے کر لوں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ میں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات و محاسن ختم الرسل کی عظمتوں، رفعتوں اور اوجِ ثریا تک پہنچی بلندیوں تک رسائی نہیں پا سکتا۔

صدر عالی وقار!

میرا یہ دعویٰ ہے کہ دنیا کی کسی بھی زبان میں کوئی ایسا پیمانہ ایجاد ہی نہیں ہوا جو ختم الرسل کے کمالات کا اندازہ لگا سکے۔ علم بیان کے تمام کمالات، الفاظ، محاورات، علامتیں، فصاحتیں ان کا احاطہ کرنے سے قاصر ہیں۔ کسی عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا خوب کہا ہے:

یوں آنے کو تو سب آئے　　　لیکن جو بھی آیا وہ جانے کے لیے آیا
لیکن مکہ میں ایک ایسا محمد عربی آیا　　　جو صرف آنے کے لیے نہیں آیا
وہ آیا تو آتا چلا گیا　　　وہ بڑھا تو بڑھتا چلا گیا
وہ پھیلا تو پھیلتا چلا گیا　　　وہ چڑھا تو چڑھتا چلا گیا

صدرمکرم ومعزز سامعین!

ہر آدمی نے اپنے اپنے انداز میں میرے نبی کی سیرت بیان کی ہے۔ چودہ سو سال گزر گئے، ابھی تک میرے نبی کی سیرت کے سمندر کی گہرائی تک کوئی نہیں پہنچ سکا، البتہ جسے اس بحرِ ذخار کی قربت نصیب ہوتی۔ وہ گوہر نایاب بن کر نکلا ہے۔ میں اس کی ہزاروں مثالیں دے سکتا ہوں۔

مثلاً اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے اتھاہ سمندر میں غوطہ لگایا تو وہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بن گئے۔ اگر عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے غوطہ لگایا تو وہ عادل حکمران بن کر اُبھرے۔ اگر عثمان رضی اللہ عنہ نے غوطہ لگایا تو وہ ذوالنورین بن کر نکلے۔ اگر علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے غوطہ لگایا تو حیدر کرار اور اسد اللہ کہلائے۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے غوطہ لگایا تو کاتب وحی بن کا لقب پایا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے غوطہ لگایا تو مفسر قرآن کے نام سے مشرف ہوئے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے غوطہ لگایا تو محدث اعظم بنے اور بلال رضی اللہ عنہ نے غوطہ لگایا تو مؤذن رسول کہلائے۔ جو چلتا زمین پر ہے مگر اس ''آواز پا'' جنت میں سنائی دیتی ہے۔

دمکتا رہے تیرے روضے کا منظر — سلامت رہے تیرے روضے کی جالی
ہمیں بھی عطا ہو وہ شوق ابوذر — ہمیں بھی عطا ہو وہ جذبہ بلالی

جناب صدر اور حاضرینِ گرامی قدر!

میں نے قرآن پاک کی ایک آیت آپ کے سامنے تلاوت کی ہے اسی کے ضمن میں ایک بات کر کے اختتام چاہتا ہوں۔

جب میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تیسرے اور آخری صاحبزادے وفات پا گئے تو مکہ کے سرداروں نے دارالندوہ میں میٹنگ بلائی اور کہا کہ اب محمد کا دین دنیا سے مٹ جائے گا، اس کی شریعت نابود ہو جائے گی (نعوذ باللہ) اس کا نام و نشاں باقی نہ رہے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم پر قیامت ٹوٹ پڑی تھی، پیغمبر پریشان تھے، آنکھوں سے ٹپکتے آنسوؤں کے قطروں نے داڑھی مبارک کو تر کر دیا تھا تو قربان جاؤں اس نبی کی شان کے، جو فرش پر پریشان ہوا تو عرش والے نے تسلی دی۔ اور پھر دنیا نے دیکھا کہ جاہ وحشمت اور اولاد والوں کا نام صفحۂ ہستی سے مٹ گیا اور باقی رہا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اور ذکر۔

﴿ وَ رَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ ﴾

''اور ہم نے آپ کے ذکر کو بلند کیا''

یہی اس آیت کے معنی ہیں۔

حاضرین محفل!

بات یہاں ختم نہیں ہوتی، کیونکہ خدائے بزرگ و برتر نے خود فرما دیا ہے کہ کائنات کی ہر شے پہ جہاں خدا کے نام کا ذکر ہوگا۔ وہیں محمد ﷺ کا نام پکارا جائے گا۔ جیسے خدا کے بعد خدائی کا تصور غلط ہے اسی طرح محمد ﷺ کے بعد مصطفائی کا تصور بھی غلط ہے۔ خدا اپنی خدائی میں بے مثال، محمد ﷺ اپنی مصطفائی میں بے مثال۔ خدا اپنی خدائی میں وحدہ لاشریک ہے اور محمد ﷺ اپنی مصطفائی میں یکتا ہے۔ خدا پر خدائی ختم اور محمد ﷺ پر مصطفائی ختم۔

یہی معنی ہیں: ﴿ وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴾ کے۔

اس شعر پہ اپنی بات ختم کرتا ہوں:

تھکی ہے فکر رسا — مدح باقی ہے
قلم ہے آبلہ پا — مدح باقی ہے
ورق تمام ہوا — مدح باقی ہے
اور عمر تمام ہوئی — مدح باقی ہے

تقریر

02 امت سے محبت

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْد۔ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ :﴿ حَرِیۡصٌ عَلَیۡکُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ ﴾

حضور خواجہ خیر الانام سے پہلے — فضا اداس تھی ان کے پیام سے پہلے
نہ ابتدا کی خبر تھی نہ انتہا معلوم — حضور سرور عالم کے نام سے پہلے

صدر ذی وقار!

میں جس خوبصورت عنوان کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں وہ ہے:''نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے محبت''

امیر محفل!

یہ اللہ کا ہم پہ بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں ایک ایسے نبی کی امت بنا کر پیدا فرمایا جو اگر ایک طرف امام الانبیاء، افضل الخلائق اور خاتم النّبیین ہیں تو دوسری طرف شافع محشر ساقئ کوثر اور رحمۃ اللعالمین بھی ہیں۔

صدر محفل!

یوں تو ہر نبی اپنی امت سے بے لوث محبت کرتا ہے لیکن جو محبت ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی امت سے کی، وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا طرۂ امتیاز تو ہے ہی، ہمارے لیے بھی لائق صد فخر اور وجۂ انبساط ہے۔

میری گفتگو ہرگز بھی مبالغہ نہیں ہے۔ آپ سیرت کی کتابیں اٹھا کر دیکھیے میرے نبی امتی امتی کہتے ہوئے ہمہ وقت امت کے لیے اپنے رب سے مغفرت طلب کرتے نظر آئیں گے۔ دنیا سے تشریف لے جا رہے ہیں تو پہلے امت کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ میرے بعد میری امت کا کیا بنے گا؟ اور بات یہیں پہ ختم نہیں ہوتی، روایات میں آتا ہے کہ قیامت کے دن جب سورج سوا نیزے پر آ جائے گا۔ ماں اپنی اولاد کو نہیں پہچانے گی ہر طرف نفسا نفسی کا

عالم ہوگا۔اس وقت ہر طرف سے اُبھرتی صداؤں میں ایک ایک صدا سب سے بلند ہوگی اور وہ آواز میرے اور آپ کے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہوگی۔ جو اپنی امت کے لیے فکرمند ہو کر انھیں پکار رہے ہوں گے۔

دست کرم نے شفقت و اکرام دے دیا
بندوں کو اپنا آخری پیغام دے دیا

حاضرین محترم!

میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنی امت سے باوجود محبت کی شدّت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے۔ مشرکین مکہ، طائف والے، مدینہ کے منافقین اور یہودیوں سے پے در پے تکالیف اٹھانے کے باوجود کبھی زبان مبارک پر بددعا کا لفظ نہیں آیا۔ بلکہ آپ ان کے لیے ہمیشہ ہدایت کی دعائیں کرتے رہے۔آپ ساری ساری رات جاگ کر اپنی امت کی نجات اور مغفرت کے لیے قیام، رکوع اور سجدے میں جا کر دعائیں کرتے رہتے۔حتیٰ کہ آپ پاؤں مبارک پر ورم آ جاتا۔اور خواللہ تعالیٰ کو توجہ دے کر کہنا پڑتا:

”اے نبی اپنی جان پر ظلم مت کیجیے۔“

صدر محترم!

ابوجہل اس امت کا فرعون تھا۔اس نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سب سے زیادہ تکالیف پہنچائیں۔لیکن آپ نے کبھی اس کے لیے بددعا نہیں فرمائی بلکہ بار بار اس کے پاس دعوت ایمان لے کر جاتے رہے تاکہ کسی طرح اسے جہنم کا ایندھن بننے سے بچا لیں۔

میر محفل!

ہمارے پیغمبر مومنوں سے شدید محبت کرتے تھے، صحابہ کی معمولی سی تکلیف بھی آپ کو پریشان کر دیتی۔ سیرت کی کتابوں میں ایسے بے شمار واقعات ملتے ہیں جن کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے نبی ہم سے کس قدر محبت کرتے تھے۔

میں یہاں آپ کی توجہ ایک اہم بات کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو ایک ایسی دعا کا حق دیا ہے جو من و عن قبول ہوگی۔ ہر نبی نے دنیا میں یہ دعا مانگ لی لیکن ہمارے نبی نے وہ دعا نہیں مانگی اور اسے آخرت کے لیے محفوظ کر لیا ہے۔ جب صحابہ نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ یہ دعا کب اور کہاں

مانگیں گے؟ تو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ میں اس دعا کے ذریعے قیامت کے روز اپنی امت کے لیے شفاعت طلب کروں گا۔

صدر عالی وقار!

قیامت کے روز جب ہر جانب نفسا نفسی کا عالم ہوگا، ہر ذی روح نفسی نفسی کی صدا بلند کر رہا ہوگا، حتیٰ کہ انبیاء بھی نفسی نفسی کی صدائیں بلند کر رہے ہوں گے اس خوفناک وقت میں ایک آواز سنائی دے گی۔ امتی ۔۔ امتی اور وہ ہمارے پاک پیغمبر کی ہوگی۔

قرآن نے آپ ﷺ کی اسی صفت کو بیان کرتے ہوئے کہا ہے:

﴿حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ﴾

”آپ مومنوں پر بڑے مہربان اور رحیم ہیں۔“

تقریر

03 ناموس رسالت

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْد۔ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالَی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ : ﴿ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ ﴾

ہم نے ہر دور میں تقدیس رسالت کے لیے　　　　وقت کی تیز ہواؤں سے بغاوت کی ہے

توڑ کر سلسلہ رسم سیاست کا فسوں　　　　ایک فقط نام محمد سے محبت کی ہے

صدر ذی وقار و محترم حاضرین!

اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو مقام، مرتبہ، عظمت و رفعت عطا فرمائی ہے وہ آج تک کسی کو نصیب نہیں ہوئی۔ مگر بات اسی پہ ختم نہیں ہوتی۔ رب ذوالجلال نے میرے نبی کی عظمت و شان کو نہ صرف آفاقیت عطا فرمائی بلکہ اس کے تحفظ اور دفاع کا بندوبست بھی کیا ہے اور ان کا دفاع بھی کیا ہے۔ مکہ کے مشرکین ہوں یا مدینہ کے یہودی، جہاں اور جس نے بھی میرے نبی کی عزت انگلی اُٹھائی، میرے نبی کی ناموس پر سوال اٹھایا رب ذوالجلال نے اس کو نہ صرف منہ توڑ جواب دیا بلکہ اسے ایسی عبرتناک سزا دی جو تادیر یاد رکھی جائے۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

زمین سے فلک تک، فلک سے زمین تک　　　　ہر اک سمت ہے داستان محمد

صدر ذی وقار!

میری یہ گفتگو ہرگز مبالغہ نہیں ہے۔ آپ قرآن اور سیرت کی کتب کو اٹھا کر دیکھیں۔ جہاں میرے نبی کی ناموس پر حرف آیا، رب ذوالجلال نے خود بڑھ کر اس کا دفاع کیا ہے۔ ایسا چاہے مکی دور میں ہوا ہو (جہاں صبر کرنے کا حکم تھا) یا مدنی دور میں (جہاں جہاد کا حکم آ گیا تھا)۔

سیرت کی کتابوں میں موجود ہے کہ تین سال تک خفیہ دعوت کے بعد آپ ﷺ نے اعلانیہ دعوت دینا شروع کی اور تمام قبائل کو جمع فرما کر توحید کی دعوت پیش کی تو آپ کے چچا ابولہب نے آپ کی سخت توہین کی اور یہ کہہ کر وہاں سے چلا گیا کہ تیرے ہاتھ ٹوٹ جائیں کیا تو نے ہم کو اس لیے جمع کیا ہے؟ رب ذوالجلال نے اپنے کلام قرآن مجید فرقان حمید میں اس کی بات کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:

﴿ تَبَّتۡ يَدَاۤ اَبِىۡ لَهَبٍ وَّتَبَّ ﴾

''ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ ہلاک ہو گیا۔''

اور پھر دنیا نے دیکھا کہ ابولہب کیسی عبرت انگیز موت مرا۔ امیہ بن خلف کو دیکھیے! یہ میرے نبی محترم کو دیکھتے ہی گالیاں بکنے لگتا تھا، جس کے ردِّ عمل میں اللہ ذوالجلال والاکرام نے قرآنِ مجید میں فرمایا:

﴿ وَيۡلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ﴾

ہلاکت ہے ہر ایسے شخص کے لیے جو پیٹھ پیچھے عیب لگانے والا ہے۔

جب میرے نبی کے صاحبزادے اس دنیا سے رخصت ہوئے تو ابوجہل نے آپ کو لاوارث کہہ کر آپ کا مذاق اُڑایا اور آپ کی توہین کا مرتکب ہوا، تب اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ارشاد فرمایا:

﴿ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الۡاَبۡتَرُ ﴾

بے شک آپ کا دشمن ہی لاوارث اور بے نام ونشاں ہے۔

کسی شاعر نے اسی بارے میں بے اختیار ہو کر کہا ہے:

مٹ گئے مٹ جائیں گے دشمن تیرے　　　نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

صدرِ محفل!

دوسری جانب میرے نبی ﷺ کے مدنی دور پر نظر دوڑائیں تو جہاد کا حکم نازل ہو جانے کے بعد نبی کریم ﷺ کے جانثار صحابہ نے آقا ﷺ کے حکم پر کعب بن اشرف کو اس کے محل میں، ابورافع یہودی کو اس کے قلعے میں اور ابن خطل کو حرم پاک میں واصل جہنم کر کے امت کو پیغام یہ دیا۔

نبی خاتم پر جو سو جان سے قربان ہوتے ہیں　　　خدا شاہد ہے وہی صاحب ایمان ہوتے ہیں

حاضرین محترم!

اللہ رب العزت نے اس امت کے ہر فرد کے دل میں انبیائے کرام کی عموماً اور نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصاً بے پناہ محبت ڈال دی ہے وہ اس کی خاطر اپنا سر کٹا دینا، اپنی رگ جاں کا آخری قطرہ خون بہا دینا، اس راہ میں جان کا نذرانہ پیش کرنا نہ صرف آسان بلکہ اپنے لیے ایک سعادت سمجھتا ہے۔ اس سے اس کی زندگی کا سودا تو کیا جا سکتا ہے لیکن اس کے نبی کی محبت نہیں خریدی جا سکتی۔ وہ اپنی رسوائی اور توہین تو برداشت کر سکتا ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی کا روادار نہیں۔ اس کے گھر کو تو آگ لگائی جا سکتی ہے لیکن اس کے سینے جلتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے چراغ بجھائے نہیں جا سکتے۔ یہی محبت اس کی سب سے بڑی متاع ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کے مقابلے میں والدین، بیوی بچوں یا اہل خانہ کی محبت بھی کوئی معنی نہیں رکھتی۔

میر محفل!

یہ محبت جو اسے اپنے آباؤ اجداد سے میراث میں ملی ہے۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر مر مٹنے اور خود کو قربان کر دینے کا جذبہ اور حوصلہ جو اس نے اپنے بزرگوں سے میراث میں پایا ہے۔ اپنے بزرگوں سے کسی بھی قیمت پر وہ اس سے دست بردار نہیں ہو سکتا۔ اسی محبت کی وجہ سے آج چودہ سو سال بعد بھی غازی علم الدین رحمۃ اللہ، غازی عامر چیمہ رحمۃ اللہ اور غازی ممتاز قادری رحمۃ اللہ جیسے لوگ اپنی جانوں کا نذرانہ تو پیش کر دیتے ہیں لیکن اپنے نبی کی محبت سے دست بردار نہیں ہوتے۔

اس حقیقت پر شاعر کا یہ شعر صادق آتا ہے۔

مسلماں لاکھ برے ہوں مگر نام محمد پر
وہ تیار ہیں ہر حالت میں اپنا سر کٹانے کو

تقریر

04 عظمت صحابہ رضی اللہ عنہم

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ اَمَّا بَعْد۔ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔

قَالَ اللّٰه تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى فِى الْقُرْاٰنِ الْمَجِيْد :

﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا﴾

تیرے باغی تیرے شاتم اچھے نہیں لگتے — تیرا سایہ نہ ہو جن پر وہ سر اچھے نہیں لگتے
تیرے اصحاب سے مجھ کو محبت کیوں نہ ہو آقا — کسے اونچے، گھنے، ٹھنڈے شجر اچھے نہیں لگتے

صدر ذی وقار و گرامی قدر دوستان عزیز!

اسلام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تربیت یافتہ جماعت صحابہ اکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جو مقام و مرتبہ حاصل ہے اس کے مطابق یہ گروہ دنیا کی سب جماعتوں اور گروہوں سے زیادہ برگزیدہ، محترم اور مقدس ہے اسی لیے انبیاء کے بعد اگر کوئی بہترین مخلوق ہے تو وہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں۔ اس گروہ کے ہر فرد کو عدالت و انصاف، سچائی و شرافت کا جو اعزاز عطا ہوا اس پر فرشتے بھی رشک کرتے ہیں۔

صدر گرامی!

پاک پیغمبر کے جانثاروں نے اسلام کی خاطر ایسی تکالیف اور مصائب برداشت کیے جن کے بارے میں سوچ کر ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ تشدد کی کوئی ایسی قسم نہیں جو مشرکین مکہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نہ آزمائی ہو۔ لیکن اس کے باوجود ان لوگوں نے اسلام کے دامن رحمت میں پناہ لی۔ اور اسے ہرگز نہ چھوڑا۔

گویا اس وقت صحابہ بزبان حال یہ کہہ رہے تھے: ؂

رشتہ نہ ہو جو قائم محمد سے وفا کا — پھر جینا بھی برباد ہے مرنا بھی اکارت

صدر محترم و سامعین!

عرب کے ان صحرا نشینوں نے ہر دکھ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ دیا، ہر پریشانی میں تاجدار رسالت کی محبت فیض یاب ہوتے رہے۔ بڑی سے بڑی قربانی دے کر بھی دین مصطفوی کا دامن نہ چھوڑا۔ وطن، قوم، بستی، اولاد، تجارت، غرض یہ کہ ہر چیز لٹا کر خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمرکابی اختیار کی۔

صدر عالی وقار!

یہی وہ قافلہ تھا۔ جو اسلام کا اوّلین شارح اور قرآن کا حقیقی مخاطب ہے۔ اس جماعت نے اس وقت ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ دیا جب مکہ کے سردار آپ کی جان کے درپے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رشتہ داروں تک نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دشمنی کی انتہا کر دی تھی وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستے میں کانٹے بچھاتے۔ آپ کو طرح طرح کی اذیتیں دیتے۔ ایسے حالات میں جن لوگوں نے پورے ماحول کی مخالفت مول لے کر، برادریوں کے طعنے سہہ کر، کاروبار تجارت چھوڑ کر آپ کا ساتھ دیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت اختیار کی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دکھوں کے ساجھی بنے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حلقہ ارادت میں شامل ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست حق پر اسلام قبول کیا، ساری دنیا کو چھوڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سایہ شفقت میں جگہ پائی۔ تپتی ہوئی ریت پر، دہکتے ہوئے انگاروں پر، ابلتے ہوئے کڑاہوں میں، چمکتی ہوئی تلواروں کے سائے میں بھی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ دیا۔ وہ یہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جو سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی اختیار کرنے کے لیے شہادت حق کے سزاوار بنے رہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں شاعر نے کہا:

خدا کی راہ میں کیا کیا دکھ اٹھائے ہیں صحابہؓ نے — محبت میں نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی سر کٹائے ہیں صحابہؓ نے
با آسانی پھلا پھولا نہیں اسلام کا گلشن — لہو شہ رگ کا دے کر گل کھلائے ہیں صحابہؓ نے

قابل قدر امیر محفل!

صحابی ہونا نبوت کے بعد اسلام میں سب سے بڑا اعزاز ہے۔ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد باب نبوت بند ہو رہا تھا اس لیے انبیاء کی وراثت کا تحفہ بھی انہی کو عطا ہوا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زندگی میں جو کچھ سکھایا انھی صحابہ کو سکھایا۔ قرآنی ہدایات، نبوی تعلیمات کے فروغ کے حامل بھی یہی لوگ قرار پائے۔ اسی وجہ سے پاک بازی اور راست بازی کا سب سے بڑا تحفہ بھی انہیں عطا کیا گیا۔ حتیٰ کہ اس پوری جماعت کے لیے خود باری تعالیٰ نے

اپنے کلام میں متعدد جگہوں پر ان کی عظمت کا اعتراف فرمایا ہے اور انھیں پوری دنیا کے لیے معیار قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ﴾

”اگر تم ایمان لاؤ تو صحابہ جیسا لاؤ۔“

صدر مکرم!

مگر بات یہاں ختم نہیں ہوتی۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہزارہا احادیث اور فرمودات عالیہ اس گروہ کے کمالات اور حسن عمل کے شاہد ہیں اور انھیں امت کے لیے لائقِ تقلید قرار دیتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان اقدس ہے:

((صحابی کالنُّجوم بأيِّهِمُ اقتديتُمُ اهتديتُم))

میرے صحابہ ستاروں کے مانند ہیں ان میں سے جس کی بھی اقتدا کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔

اسی لیے اختتام پر میں یہ کہنے پر مجبور ہوں

لے شوق سے نام صحابہ کا ۔۔۔ کر چرچا عام صحابہ کا

گر طلب ہے تجھ کو جنت کی ۔۔۔ تو پلہ تھام صحابہ کا

تقریر

05 ختم نبوت ﷺ

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمْ اَمَّا بَعْد۔ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔

قَالَ اللّٰہ تَبَارَکَ وَ تَعَالَی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْد :

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ﴾

سچے نبیوں کا اقرار ضروری ہے جھوٹے لوگوں کا انکار ضروری ہے

ختم نبوت کی نگری میں چور گھسے نگری والے ہوں بیدار، ضروری ہے

صدر ذی وقار اور میرے عزیز دوستو!

میری آج کی تقریر کا موضوع ختم نبوت کے عنوان سے معنون ہے۔

سامعین محترم!

عقیدہ ختم نبوت ہمارے دین کی اساس و بنیاد ہے جس طرح ایک بلند و بالا عمارت کے لیے اس کی بنیاد اہم ہوتی ہے اسی طرح دین اسلام کے لیے عقیدہ ختم نبوت اہم ہے۔

میر محفل!

عقیدہ ختم نبوت ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر تمام امت کا اتفاق ہے گویا کہ عقیدہ ختم نبوت پوری امت مسلمہ کے اتحاد کی علامت ہے۔

اس بنیاد پہ میں برملا یہ بات کہوں گا کہ جس نے عقیدہ ختم نبوت پر انگلی اٹھائی، اس نے پوری امت مسلمہ

کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش کی۔اس عمل میں ملوث ہر شخص نہ صرف دین اسلام کا دشمن ہے بلکہ ہر مسلمان کا دشمن اور امت مسلمہ کا باغی ہے۔

بقول شاعر

محمد کے یہ باغی ہم سے مل کر رہ نہیں سکتے یہ بیگانوں کے ہیں ہم ان کو اپنا کہہ نہیں سکتے

ارباب علم دانش!

عقیدہ ختم نبوت کی اہمت کے پیش نظر خدا تعالیٰ نے اپنے کلام قرآن مجید فرقان حمید کی 100 آیات اور پیغمبر اسلام کے 210 سے زائد ارشادات میں عقیدہ ختم نبوت کو واضح طور پر بیان فرمایا ہے۔اور بات یہیں پر ختم نہیں ہوئی بلکہ میرے نبی کے جان نثار شاگردوں نے یمامہ کے میدان میں جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب اور اس کے 27000 ماننے والوں کو واصل جہنم کر کے اور اس راہ میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے اپنی آئندہ آنے والی روحانی اولاد کے لیے یہ سبق چھوڑا ہے۔اس نکتے کو ایک شاعر نے یوں بیان کیا ہے۔

ختم نبوت کی خاطر ہم جان نچھاور کر دیں گے
گر وقت نے ہم سے خون مانگا تو وقت کا دامن بھر دیں گے

صدر محفل!

عقیدہ ختم نبوت ہمارے دین اسلام کا انتہائی حساس مسئلہ ہے اسی لیے اس پر کسی قسم کا سمجھوتا ممکن نہیں۔ جس طرح خدا اپنے خدائی میں وحدہ لاشریک ہے اسی طرح محمد رسول اللہ ﷺ اپنی نبوت میں وحدہ لاشریک ہیں۔ لہٰذا جس طرح خدا کی خدائی کا انکار کرنے والا کافر قرار دیا جاتا ہے۔اسی طرح عقیدہ ختم نبوت کا انکار کرنے والا بھی کافر قرار دیا جائے گا۔کیونکہ عقیدہ ختم نبوت کا انکار درحقیقت نماز، روزے، زکوٰۃ و حج کا انکار ہے۔عقیدہ ختم نبوت کا انکار قرآن کا انکار ہے اور اگر میں یہ کہوں تو مبالغہ نہ ہوگا کہ عقیدہ ختم نبوت کا انکار اصل میں خدا کی وحدانیت کا انکار ہے۔بقولِ شاعر:ؔ

محمد مصطفیٰ پر نبوت ختم ہے لوگو نظر اس حکم ِپیغمبر پہ رکھنا عین ایماں ہے

میرے دوستو!

آیئے! تاریخ کے اوراق کو پلٹ کر دیکھتے ہیں۔جن لوگوں نے عقیدہ ختم نبوت کا انکار کر کیا۔نبوت کے

دعوؤں کے مرتکب ہوئے۔ جن میں اسود عنسی، مسیلمہ کذاب سرفہرست تھے۔ میرے نبی کے جانثاروں کے ہاتھوں ان کا ایسا عبرتناک حشر ہوا۔ کہ آج ان کی باقیات تک دنیا میں موجود نہیں۔

ہر دور میں کوئی نہ کوئی ایسا جھوٹا اور کذاب نبوت کا دعویٰ لے کر اُٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ ہمارے زمانہ قریب میں ایک ایسا کذاب شخص جسے انگریزوں کی پشت پناہی حاصل تھی۔ نبوت کے دعوے کے ساتھ ظاہر ہوا۔ اس نے عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کی لیکن برطانوی دور اقتدار میں کسی کو موقع نہ مل سکا کہ وہ دجال قادیان سے وہ سلوک کرے جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حکم پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مسیلمہ کذاب کے ساتھ کیا تھا۔ البتہ علماء کی قربانیوں اور غیرت مند قوم کے بیٹوں کے پیش کردہ جانوں کے نذرانوں نے اس کے باطل عقائد کو بے نقاب کیا اور یہ دنیا کو پیغام دیا۔

جو ختم نبوت کا پہرے دار نہیں ہے　　لاریب وہ جنت کا حق دار نہیں ہے

معزز سامعین!

یاد رکھیے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سے، اور ہمارے ہیں اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نبیوں میں سے میں تمہارا ہوں اور امتوں میں سے تم میرے ہو۔ چنانچہ آیئے! آج مل کر یہ عزم کریں۔ جس طرح میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانثار صحابی حضرت حبیب بن زید انصاری رضی اللہ عنہ نے اپنے جسم کے ٹکڑے کروا کر جان دے کر لیکن عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کی تھی۔ اسی طرح آج عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرتے ہوئے ہم اپنی جانوں کی پروا نہ کریں گے۔ اس راہ میں دوستی، تعلقات اور نوکریوں کو رکاوٹ نہ بننے دیں گے اور کسی بھی قیمت پہ عقیدۂ ختم نبوت پہ آنچ نہ آنے دیں گے۔

آخر میں شاعر کے الفاظ میں آپ کو دعوت فکر و عمل دینا چاہتا ہوں:

ہمیں اس لیے ہے تمنائے جنت　　کہ جنت میں ان کا نظارہ کریں گے
بعد از مصطفی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو کہے میں نبی ہوں　　وہ جھوٹا ہے، جھوٹے کو رسوا کریں گے

تقریر

06 حقوق مصطفیٰ ﷺ

نَحْمَدُهُ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ اَمَّا بَعْد۔ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔

قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : ((لاَ يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ !))

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

صدر ذی وقار اور میرے عزیز ساتھیو!

آج مجھے جس موضوع پہ لب کشائی کا موقعہ ملا ہے وہ ہے حقوق مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صدر محفل!

ہمارے نبی سید المرسلین حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات تمام مخلوقات اور کائنات پر ہیں۔ خصوصاً امت مسلمہ پر آپ کے لاتعداد اور بے شمار احسانات ہیں جن کے شکر میں ساری عمر بھی بتادی جائے تو بھی کسی ایک احسان کا شکر ادا نہ ہو سکے۔ جہاں آپ ﷺ کے امت پہ بے شمار احسانات ہیں وہیں امت کے حوالے سے آپ کے اَن گنت حقوق بھی ہیں۔

حاضرین گرامی!

رب ذوالجلال کا یہ عظیم احسان ہے کہ اس نے امت کو اس شان کا نبی عطا فرمایا:

وہ پیغمبر اعظم جو خدا کا محبوب ہے
وہ پیغمبر اعظم جو امام الانبیاء ہے
جو افضل الانبیاء ہے جو سیّد المرسلین ہے
جو خاتم النّبیین ہے جو افضل المخلوقات ہے

ایسی عظمت وشان والا نبی نہ پہلے کبھی آیا، نہ آئے گا یہ رب ذوالجلال کا اس امت پر احسان اور کرم ہے بن مانگے یہ نبی عطا فرمایا۔

المختصر ذات خدا کے بعد میرے نبی پہ ختم ہیں عظمت کے سلسلے

امیر محفل!

اللہ رب العزت نے ہمیں اربوں کھربوں نعمتیں عطا فرمائی ہیں کہ ان کا شمار بھی ممکن نہیں، اللہ رب العزت نے خود ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ لَا تُحۡصُوۡهَا﴾

”اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو نہیں کرسکو گے“

اتنی نعمتیں دینے کے باوجود کیا اللہ تعالیٰ نے مخلوق پر کوئی احسان جتلایا؟ آنکھیں دیں مگر احسان نہیں جتلایا، زبان دی مگر احسان نہیں جتلایا، دل ودماغ دیے مگر احسان نہیں جتلایا، رزق دیا مگر احسان نہیں جتلایا، زمین کے لیے سورج چاند ستارے بنائے مگر احسان نہیں جتلایا۔ البتہ ایک نعمت ایسی دی ہے۔ جس کے تذکرے کے بعد احسان کا لفظ استعمال کیا۔ اور قرآن میں برملا فرمایا ہے:

﴿لَقَدۡ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اِذۡ بَعَثَ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا﴾

”تحقیق اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر احسان کیا ہے کہ ان میں اپنے رسول کو مبعوث فرمایا۔“

آسان لفظوں میں یوں سمجھیں کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ رب العزت کی طرف سے ایسی نعمت ہیں جس کا بدل اس کائنات میں نہیں۔

ہمارے رہبر خدا کے دلبر، درود تم پر سلام تم پر تمہی تو ہو آخری پیغمبر، درود تم پر سلام تم پر

صدر ذی وقار!

ہمارے لیے یہ لمحہ فکریہ ہے کہ ہمیں پیغمبر اعظم محسن انسانیت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے خود پر عائد حقوق کا قطعاً خیال نہیں رہتا۔

آج حقوق مصطفی کے عنوان سے منعقد ہونے والے اس پروگرام میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند حقوق آپ کے گوش گزار کرنے کی اجازت چاہوں گا۔

میر محفل!

سب سے پہلا حق جو نبی محترم کے حوالے سے ہم پر عائد ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ ہم آپ پر ایمان لائیں۔ اس ایمان کی کیفیت اور نوعیت کیسی ہونی چاہیے؟ اس کے لیے اللہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بطورِ نمونہ ہمارے سامنے پیش کیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دوسرا حق ہم پہ یہ ہے کہ آپ کی کامل اطاعت قبول کریں۔ چاہے اس راہ میں تمام مخلوق کی مخالفت ہی کیوں نہ مول لینی پڑے۔ اس راستے میں کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کریں۔

تیسرا حق یہ ہے کہ آپ سے شدید محبت کریں یہ محبت صرف زبانی نہیں بلکہ عملی صورت میں ظاہر کی جائے۔ کیونکہ آپ سے حقیقی محبت کے بغیر ہمارا ایمان کامل نہیں ہوسکتا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چوتھا حق یہ ہے کہ ہم آپ کی عزت وناموس اور آپ کی حرمت کا دفاع اپنی جان، مال، اولاد سے بڑھ کر کریں۔ اور اس راہ میں کسی قربانی سے نہ کترائیں اور یہ حق مذکورہ تمام حقوق پر مقدم ہے۔ کیونکہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت محفوظ ہے تو دین محفوظ ہے، آپ کی ناموس محفوظ ہے تو شریعت محفوظ ہے، آپ کی حرمت محفوظ ہے تو دنیا کا امن محفوظ ہے، آپ کی عزت محفوظ ہے تو اسلامی حکومت محفوظ ہے۔

شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

گر محمد کی جہاں تو ہین ہو کٹ جائیں گے ۔۔۔ وہ قدم دوزخ میں جائیں گے اگر ہٹ جائیں گے
تم بھی اس جان دو عالم سے وفاداری کرو ۔۔۔ اس کے دشمن سے کھلا اظہار بیزاری کرو
ان کی عزت کے محافظ ہو تو عزت آپ کی ۔۔۔ آپ کے ہم، آپ کا سکہ، حکومت آپ کی
آپ اگر اُن کے نہیں تو پھر کرسیاں خالی کریں ۔۔۔ ملک کی، ملت کی، مذہب کی نہ پامالی کریں

تقریر

07 عشق مصطفیٰ ﷺ

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْد۔ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔

قَالَ اللّٰہ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْد :

﴿اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ﴾

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں　　یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

صدرِ محفل و دوستانِ عزیز!

آج جس موضوع کے ساتھ آپ کے سامنے حاضر ہو رہا ہوں وہ ہے: ’’عشق مصطفیٰ‘‘

امیرِ محفل!

آج میں عشق مصطفیٰ کا دعویٰ کرتا ہوں، میرے دوست عشق مصطفیٰ کا دعویٰ کرتے ہیں، ہر مسلمان عشق مصطفیٰ کا دعویٰ کرتا ہے، لیکن سوال یہ ہے کیا ہم نے عشق مصطفیٰ کو سمجھا بھی ہے؟

سامعین محترم!

اگر عشق مصطفیٰ کو سمجھنا ہے تو مکہ کی گلیوں میں گھسٹتے بلال (رضی اللہ عنہ) کو دیکھ لیجیے۔ تشدد کے نتیجے میں بار بار بے ہوش ہونے والے صدیق اکبر (رضی اللہ عنہ) کو دیکھ لیجیے۔ جو ہوش میں آ کر نہ کھانے کی بات کرتے ہیں نہ پینے کی نہ باپ کی بات کی نہ ماں کی بات کی۔ ہوش میں آتے ہی ان کی زبان پہ صرف ایک ہی جملہ ہے: ’’میرے محبوب کا حال کیسا ہے؟‘‘

امیرِ محفل!

آج عشق مصطفیٰ کا دعویٰ تو کیا جاتا ہے، عشق رسول کا نعرہ تو لگایا جاتا ہے۔ لیکن میرا سوال یہ ہے کہ جب تک عشق رسول کا شعور نہ ہو۔ عشق کے مدارج کو سمجھا نہ جائے۔ عشق کا دعویٰ خام ہے۔ اس لیے میرا عقیدہ یہ ہے کہ اگر عشق مصطفیٰ سے آ گہی حاصل کرنی ہے، اگر محبت مصطفیٰ کو سمجھنا ہے تو پھر مکہ کی گلیوں میں نکلنا ہوگا، پھر گرم ریت پر لیٹے ہوئے صحابہ کو دیکھنا ہوگا، رسیوں میں جکڑے صحابہ کو دیکھنا ہوگا کہ وہ باندھ کر مارے گئے ہیں۔ گاجر مولی کی طرح کاٹے گئے ہیں۔ گرم ریت پر لٹائے گئے ہیں، پتھروں کے نیچے دبائے گئے ہیں، لیکن ان سب تکالیف کو برداشت کرنے کے پیچھے ایک ہی جذبہ یا پیغام ہوگا اور وہ ہے حب رسول اور عشق مصطفیٰ:

ارباب علم ودانش!

میرا عقیدہ ہے کہ جو مزہ حضور کی غلامی میں ہے وہ دنیا کی کسی دولت میں نہیں۔ اگر اس غلامی کی لذت کو چکھنا ہے تو حضرت صدیق اکبر کی سیرت کو دیکھے مکہ کی سرداری چھوڑ کر حضور کی غلامی میں آ گئے۔

اگر اس غلامی کی لذت کو چکھنا ہے تو حضرت زید بن حارثہ کے نقش قدم پر چلیے جو ماں باپ کی محبت کو ٹھکرا کر حضور کی غلامی میں آ گئے۔

اگر اس غلامی کی لذت کو چکھنا ہے تو زنیرہ وسمیعہ کی سی شجاعت کا مظاہرہ کیجیے۔ جنھوں نے اپنی جانیں راہِ حق میں لٹا دیں لیکن حضور کی غلامی کو نہ چھوڑا۔

حاضرین محفل!

عشقِ مصطفیٰ کا دعویٰ کرتے ہیں۔ میں بھی عشقِ مصطفیٰ کا دعویٰ کرتا ہوں۔ اور ایک عربی شاعر نے کہا ہے:

اگر تیری محبت اور عشق صادق ہے تو پھر تجھے فرماں بردار بننا پڑے گا

عاشق، معشوق کا۔ محب، محبوب کا۔ قاصد، مقصود کا۔ طالب، مطلوب کا۔ نافرمان نہیں ہوسکتا۔

اگر دل میں عشق مصطفی موجود ہے تو پھر آیئے آج سے عہد کریں کہ اپنی زندگی کو سنت مصطفی کے مطابق ڈھالیں گے۔ اپنی سیرت، صورت، اعمال، اپنے عقائد، اپنی عادات، اپنے حالات کو، مصطفی کی سنت کے تابع کریں گے اور جب معاشرے میں کی ترویج ہوگی تو خدائی نصرت خود بخود آئے گی اور جب خدا کی نصرت آئے گی، تو کفر آپ کے سامنے ٹھہر نہیں پائے گا۔ آخر میں یہ کہنا چاہوں گا۔

جسے نصیب نہیں تیرے عشق کی دولت　　وہ بادشاہ بھی مجھ کو غریب لگتا ہے

تقریر

08

1953 کی تحریک ختمِ نبوت

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم اَمَّا بَعْد۔ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔

قَالَ اللّٰہ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْد :

﴿اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ﴾

ہستی مسلم کا ساماں ہے فقط عشق رسول　　ہاں یہی ہے ہستی مسلم کا ساماں آج بھی
تحفظ ناموس رسالت کے لیے اہل حرم　　جاں لٹا سکتے ہیں اپنی آج بھی، ہاں آج بھی

حاضرین محفل!

آج سے چودہ سو سال پہلے ہمارے پیغمبر کے جان نثاروں نے تحفظ ختم نبوت کے لیے یمامہ کے میدان میں 1200 جانوں کا نذرانہ پیش کر کے نئی تاریخ رقم کی تھی۔ ماؤں نے اس پر فخر کا اظہار کیا تھا۔ اور اسے اپنے لیے وجہ نجات سمجھا تھا۔

سامعین محترم!

وطن عزیز پاکستان میں بھی میرے پاک پیغمبر کی عزت، ناموس اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے بہت سی ایسی تحریکیں چلی ہیں جن کا ذکر تاریخ میں محفوظ ہے اور ہماری آئندہ نسلیں اس پر فخر محسوس کریں گی۔

صدر محفل!

اس تحریکوں میں ایک تحریک 1953 کی تحریک ختم نبوت ہے جس نے یمامہ کے شہداء کی یاد تازہ کر دی

تھی اور وقت کے حکمرانوں کو یہ پیغام دیا تھا کہ جس طرح پاک پیغمبر ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے پاک پیغمبر کی ختم نبوت پر آنچ نہ آنے دی تھی اس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم کے غلام آج بھی پاک پیغمبر ﷺ کی ناموس پر آنچ نہ آنے دیں گے۔

جناب صدر ذی وقار!

1953 کی تحریک ختم نبوت میں وطن عزیز پاکستان کی غیور مسلم قوم نے کم و بیش سولہ ہزار جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ تاریخ میں سینکڑوں ایسے واقعات ہیں۔ جو دلوں کو نرم اور آنکھوں کو نم کر دیتے ہیں۔ حضرت حبیب بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کی ماں حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا کی یاد دلاتا ایک ایک ایمان افروز واقعہ یہاں آپ کے گوش گزار کرنے کی اجازت چاہوں گا۔ جس نے میرے ایمان کو تازگی بخشی اور دل کو گداز کیا۔

لاہور کا مال روڈ تھا، گرمیوں کی بارش میں مجاہدین ختم نبوت اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر رہے تھے۔ اتنی دیر میں ایک ماں اپنے بیٹے کی بارات لے کر وہاں سے گزری۔ ختم نبوت کے مجاہدین کی شہادت کا سن کر بارات کو واپس روانہ کیا اور بیٹے کو حکم دیا کہ میں نے تجھے شادی کے لیے نہیں پاک پیغمبر کی عزت و ناموس پر مرنے کے لیے جوان کیا تھا۔ جاؤ اور سینے پر گولی کھا کر اس بات کا ثبوت پیش کرو۔

صدر عالی مقام!

فرماں بردار بیٹا ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ لگاتے ہوئے گیا اور شہادت کا جام نوش کر کے واپس آیا۔ جب ماں کے سامنے بیٹے کی لاش لائی گئی تو ماں اسے کو دیکھ کر بولی: ”بیٹا میں اس جہاں میں تو تیری شادی نہ کر سکی لیکن اب جنت میں تمہاری شادی کروں گی اور امام الانبیاء کو اس شادی میں شرکت کی دعوت دوں گی۔“

صدر مکرم!

آج ہمارے سامنے یہ عذر پیش کیا جاتا ہے کہ ہم صحابہ رضی اللہ عنہم جیسے کام نہیں کر سکتے، ان کے ایمان کا معیار بہت بلند تھا۔ لیکن میں صاف صاف کہنا چاہوں گا کہ 1953ء کی تحریک ختم نبوت نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ 1400 سال پہلے مسلمان جس نبی کی عزت و ناموس اور ختم نبوت پر جان وارنے کے لیے بے تاب تھے۔ آج بھی عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے جان دینے کو مستعد اور تیار ہیں۔

اس لیے تو شاعر کہتا ہے:

نہیں ہے ناامید اقبال اپنی کشتِ ویراں سے　　　ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

تقریر

09 سیرت صحابیات رضی اللہ عنہن

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمْ اَمَّا بَعْد۔ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔

قَالَ اللّٰہ تَبَارَکَ وَ تَعَالَی فِی الْقُرْآنِ الْمَجِیْد :

﴿اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ﴾

نبی چاند ہیں تو ستارے صحابہ ہمیں جان سے بڑھ کہ پیارے صحابہ

صدر ذی وقار اور گرامی قدر خواتین و حضرات!

آج میں ''سیرت صحابیات'' کے اس خوبصورت عنوان کے ساتھ آپ سب کے سامنے حاضر ہونے کا شرف حاصل کر رہا ہوں۔

صدر عالی مقام!

اسلام کا واحد مقصد تمام دنیا کو ایک اسٹیج پہ لانا تھا۔ اس کے دربار میں پست و بلند، شاہ و گدا، امیر و غریب، عالم و جاہل، عورت و مرد سب برابر حیثیت رکھتے ہیں۔ اس لیے اس نے اپنی تعلیمات، احکام و قوانین کے ذریعے تمام دنیا کو مساوات کا پیغام سنایا جس سے اخلاق، تمدن اور سیاست کا انداز بدل گیا اور اس میں وہ نئی روح پھونک دی گئی جو تمام کا مطمح نظر تھا۔

صدر محفل!

اسلام سے پہلے دنیا کی محض صنف آہن اخلاقی اور دماغی قوت کی مرہون منت تھی۔ مصر سے ہندوستان تک

اور ایران سے یونان تک مختلف عظیم الشان تمدن کے ظہور میں صنف نازک (عورت) کا کچھ دخل نہ تھا۔ اسلام آیا تو اس نے دو صنفوں (مرد و عورت) کی جدوجہد میں توازن قائم کیا۔ عورتوں کو زندگی کی دوڑ میں شامل کیا۔ انھیں مناسب نمائندگی دی اور علم و عمل کے میدان میں ان کی کارکردگی کو مدنظر رکھا۔

صدر محفل و ارباب فکر و دانش!

اسلام کی آغوش میں پناہ لینے والی ان پردہ نشینوں نے بڑے بڑے کارنامے سرانجام دیے۔ جو تاریخ کے صفحات میں نمایاں طور پر نظر آتے ہیں۔ یہاں ان پردہ نشینوں سے میری مراد پاک پیغمبر حضور خاتم النّبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحابیات ہیں۔

صدر محفل و حاضرین محفل!

میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحابیات رضی اللہ عنہا نے اپنے مردوں کے شانہ بشانہ اسلام کی آبیاری کے لیے ہر میدان میں قربانیاں پیش کیں۔

اگر جہاد کے میدان کی بات کروں تو غزوہ احد میں حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا اصحاب پیغمبر کی طرح پاک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دفاع کرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔

غزوہ خندق میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا یہودیوں کا حملہ روکنے کے لیے نہایت حیرت انگیز تدابیر اختیار کرتے ہوئے دکھائی دیتی ہیں۔

جنگ یرموک میں رومیوں کے مقابلے میں حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا، حضرت ام ابان رضی اللہ عنہا، حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا اور حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بڑی دلیری سے جنگ کرتی پائی جاتی ہیں۔

اگر میں اسلامی علوم یعنی قرآن، تفسیر، حدیث، فقہ، فرائض کی بات کروں تو ان میں متعدد صحابیات اس میدان میں بھی دسترس رکھتی تھیں۔ حضرت عائشہ، حفصہ، ام سلمہ رضی اللہ عنہن نے پورا قرآن حفظ کر رکھا۔

حدیث اور فقہ میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ذریعے دین کا تقریباً تیسرا حصہ ہم تک پہنچا ہے۔ حتیٰ کہ بڑے بڑے صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مسائل کا حل پوچھنے آتے تھے۔

اسی لیے تو شاعر نے کہا ہے۔

یہ ہیں تذکرے محترم عائشہ رضی اللہ عنہا کے　　　ہیں امت پہ بے حد کرم عائشہ رضی اللہ عنہا کے

سلام ان پہ جبرائیل علیہ السلام نے آ کے بھیجا　　　ہیں کیا کہنے رب کی قسم عائشہ رضی اللہ عنہا کے

میر محفل!

ان تمام عظیم کارناموں کے باوجود پاک پیغمبر کی صحابیات نے کہیں بھی اسلامی احکام کا دامن ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔

جب پردے کا حکم نازل ہوا تو دنیا نے دیکھا کہ دنیا کی سب سے زیادہ شرم وحیا والی پاکباز عورتوں نے دنیا کے سب سے زیادہ پاکباز مردوں سے پردہ فرمایا۔ اور اس پردے نے ترقی کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی۔ بلکہ رب ذوالجلال نے خود ان پاک باز خواتین کے لیے عرش سے سلام بھیجا۔

صدر عالی مقام و معزز سامعین!

آج یورپ کی تقلید اور یورپی حقوق نسواں کے خوش نما یورپی نعروں سے ہمارے معاشرے کو بے راہ روی کی طرف دھکیلا جا رہا ہے۔ جس پہ اقبال کا یہ شعر پوری طرح صادق آتا ہے۔

گنوا دی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی
ثریا سے زمین پر آسماں نے ہم کو دے مارا

تقریر

10

قادیانیت کا سیاسی چہرہ

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْد۔ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْد :

﴿يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَ مَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ﴾

کس کام میں مصروف ہے باطل کی ہوا دیکھ
ہوشیار ہو اے ختم نبوت کے محافظ

صدر ذی وقار و گرامی قدر خواتین و حضرات!

برصغیر پاک و ہند میں بہت سی ایسی مذہبی و سیاسی تحریکیں اٹھی ہیں جنھوں نے اپنے مطالبات و مقاصد کے عملی حصول کے لیے جدو جہد کی ہے۔

مذہبی تحریکوں کا نصب العین اگر عام عوام میں دینی شعور کی بیداری، مذہبی نظریات کا تحفظ اور دین دشمن تحریکوں سے تحفظ حاصل کرنا ہے تو سیاسی تحریکوں کا نصب العین عوام میں مقبولیت، عوام کی مدد سے طاقت کا حصول ہوتا ہے۔

صدر عالی مقام!

برصغیر پاک و ہند میں ایک ایسی قادیانی تحریک بھی اٹھی جس نے مذہب کا لبادہ اوڑھ عوام الناس کو گمراہ کرنا شروع کیا۔ لیکن جب علماء اکرام نے ان کا تعاقب کیا اور ان کے چھپے عزائم کو دنیا کے سامنے کھول کر واضح کیا تو ان کا سیاسی چہرہ بھی کھل کر دنیا کے سامنے آ گیا۔

صدر ذی وقار!

جب قادیانیت کی دجل پر مبنی یہ تحریک کھنگال کر دیکھیں تو قادیانی ترجیحات کے تعین سے اچھی طرح اندازہ ہوجاتا ہے کہ اس تحریک کے مقاصد قطعی سیاسی ہیں اوران کے ثبوت جابجا بکھرے ہوئے ملتے ہیں۔

برصغیر پاک وہند کے مسلمانوں کو کمزور کرنا، اپنی حکومت کو مضبوط اور مستحکم کرنا، مسلمانوں کی طاقت کو تقسیم کرنا اور عوام میں حکومتی وفاداری پیدا کرنا برطانیہ کی اولین ترجیحات میں شامل رہا ہے۔انھی ترجیحات کا قادیانی تحریک کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی ملعون نے اپنی کتابوں میں بارہا اظہار کیا ہے۔

چنانچہ مرزا ملعون اپنی کتاب میں لکھتا ہے۔

''میں نے انگریز سرکار کی حمایت اور جہاد کی حرمت میں اتنی کتابیں لکھی ہیں کہ ان سے 50 الماریاں بھر جائیں۔''

امیر محفل!

قادیانی تحریک کا اصل سیاسی چہرہ ڈبلیو ہنٹر کی رپورٹ (جو 1871ء کو سامنے آئی) اوراس کے بعد برطانوی وفد کی رپورٹ کی صورت میں سامنے آجاتا ہے۔اوراگر قادیانیت کا سیاسی چہرہ مزید وضاحت سے دیکھنا چاہتے ہیں تو ریکارڈ میں لارڈ ماؤنٹ بیٹن کا قائداعظم کو ظفر اللہ قادیانی کو وزیر خارجہ بنانے کے لیے اصرار ملاحظہ فرمایئے۔

ارباب ذی شعور وصاحبان بصیرت!

میں آپ سے مخاطب ہوکر پوچھتا ہوں۔کیا قادیانی خلیفہ مرزا بشیر نے کشمیر پر حکومت کرنے کا اپنے آپ کو زیادہ حق دار قرار نہیں دیا تھا؟

کیا 1953ء کی تحریک ختم نبوت میں پاکستانی وزیراعظم خواجہ ناظم الدین نے یہ نہیں کہا تھا کہ اگر میں تحریک کے مطالبات مان لوں تو امریکہ پاکستان کی گندم روک لے گا؟

کیا قادیانی خلیفہ نے اپنی قوم کو اکھنڈ بھارت کے لیے جدوجہد جاری رکھنے کے لیے نہیں کہا تھا؟

کیا امریکی دورے میں پاکستانی وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کو اعلی عہدیداران نے یہ نہیں کہا تھا؟

''آپ کے ملک میں ہماری ایک کمیونٹی ہے اس کا خاص خیال رکھنا''

کیا قادیانی خلیفہ مرزا البشیر الدین محمود نے بلوچستان کو احمدی صوبہ بنانے کا اعلان نہیں کیا تھا؟

کیا ان سب دلائل کے بعد قادیانیت کا سیاسی چہرہ واضح نہیں ہو جاتا۔

کیا یہ ہماری آنکھیں کھولنے کے لیے کافی نہیں؟

اور اگر اس کے بعد بھی ہماری آنکھیں نہیں کھلتی۔ تو بخدا قرآنی تعلیمات کی رو سے میں نے اپنے حصے کی شمع جلا دی ہے۔ کیونکہ قرآن میں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے۔

﴿ وماعلينا الا البلغ المبين ﴾

”اور ہمارے ذمہ تو حق بات پہنچانا ہے۔“

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

ہر حال میں حق بات کا اظہار کریں گے | منبر نہیں ہوگا تو سر دار کریں گے
جب تک بھی دہن میں ہے زبان سینے میں دل ہے | کاذب کی نبوت کا اہم انکار کریں گے

موضوع

02

نظیں

نظم

01 وحدت کے گن

وحدت کے گن گائیں سب
مومن اک ہو جائیں سب

بس اک اللہ کے آگے سب
دامن کو پھیلائیں سب

پڑھ کے درود جو مانگیں گے
ہوں گی قبول دعائیں سب

پیارے آقا کی ازواج
اُمت کی مائیں ہیں سب

اُن کی آل اُن کے اصحاب
سب سے پیار بڑھائیں سب

ختم نبوت زندہ باد
نعرہ ایک لگائیں سب

اللہ ہماری حشر کے دن
کرے معاف خطائیں سب

سید سلمان گیلانی

نظم

02 یتیموں سے پیار

جن کو یتیموں سے تھا پیار — مسکینوں کے خدمتگار
جن کی محبت تھی تعلیم — جن کے تھے اخلاق عظیم
جن پہ نبوت ختم ہوئی — جن پہ رسالت ختم ہوئی
ان کے بعد اب نبی نہیں — محشر تک اب کبھی نہیں
حضرت عیسیٰ آئیں گے — امت کو بتلائیں گے
جس کی بشارت میں نے دی — ہاں ہیں محمد وہی نبی
میری نبوت وقتی تھی — میری شریعت وقتی تھی
یہی بتانے آیا ہوں — یہی پیام میں لایا ہوں
مہدی کا دوں گا میں ساتھ — لے کر ان کا ہاتھ میں ہاتھ
پھر دجال کو کریں گے قتل — ہو گی تباہ یہودی نسل

سید سلمان گیلانی

نظم

03 سہارا

اللہ کا ہے سہارا ہم کو
نبی ملا ہے پیارا ہم کو

ان کے گھر والے ہیں اچھے
ان کے سب اصحاب ہیں اچھے

خوشبو والا ان کا پسینہ
ان کے بعد اب کوئی نبی نہ

ان کے بعد خلافت آئی
چار خلیفوں نے جو پائی

بو بکر و فاروق و غنی ہیں
ان تینوں کے بعد علی ہیں

نبی کی آل ہے جان سے پیاری
اپنی عزت و آن سے پیاری

دل جو ہیں اُن کے پیار سے عاری
ان پہ نہ ہو گی رحمت باری

سید سلمان گیلانی

نظم

04 معبود

ایک اللہ ہے بس معبود
ہر جانب ہے موجود

اسی سے ہر دم ناتا ہے
وہی ہمارا داتا ہے

نبی ہمارے عالی شان
اُن پر اترا ہے قرآن

سارے صحابہ پیارے ہیں
روشن چاند ستارے ہیں

بات رہے یہ سب کو یاد
ختم نبوت زندہ باد

سید سلمان گیلانی

نظم

05 عظمت

عظمت اور مقام یگانہ
پاک محمدؐ پاک گھرانہ

خوب مقام ہیں سب نبیوں کے
آپؐ امام ہیں سب نبیوں کے

سب سے آخر میں آپؐ آئے
صادق اور امین کہلائے

آپؐ نے سیدھی راہ دکھائی
حق اور سچ کی بات بتائی

آپؐ نبی ہیں رحمت والے
اُن کے صحابی قسمت والے

اہل بیت کی خوب ہے عظمت
اُن کی آل پہ برسے رحمت

سارے مل کر کہہ دو اک دم
صلی اللہ علیہ وسلم

محمد ادریس قریشی

نظم
06
پیارے محمد ﷺ

اُن کی چاہت نہ ہو زندگانی نہیں
ساری مخلوق میں اُن کا ثانی نہیں

آپؐ لے کر پیام آئے توحید کا
امن کا ، پیار کا اور امید کا

آپؐ کی ہم اطاعت کریں شوق سے
اور اُسوہ کو اپنائیں گے ذوق سے

ایسا رتبہ کسی نے بھی پایا نہیں
بعد میں پھر نبی کوئی آیا نہیں

سب سے آخر میں آئے ہیں پیارے نبیؐ
خاتم الانبیاء ہیں ہمارے نبیؐ

سید سلمان گیلانی

نظم

07 پاک نبی ﷺ

پاک نبیؐ کے پاک جناب
پاک نبیؐ کے پاک اصحاب

پاک نبیؐ کا پاک مزاج
پاک نبیؐ کی پاک ازواج

پاک نبیؐ کی پاک نہاد
پاک نبیؐ کی پاک اولاد

پاک نبیؐ کے پاک انفاس
پاک نبیؐ کا پاک لباس

پاک نبیؐ کا پاک بدن
پاک نبیؐ کا پاک وطن

پاک نبیؐ کے بعد کبھی
کوئی نہ آئے گا نیا نبیؐ

پاک نبیؐ احمدؐ محمودؐ
پاک نبیؐ پہ کھربوں درود

سید سلمان گیلانی

نظم

08 غریبوں سے پیار

اللہ کی ہے ذات بڑی
اور اُسی کی بات بڑی

آخری نبی محمدؐ کی
رب کے ہیں بعد صفات بڑی

اُن کو تھا پیار غریبوں سے
دیتے اُنہیں خیرات بڑی

پڑھیں درود تو ہوتی ہے
رحمت کی برسات بڑی

اللہ نے دی ہے ہم کو
یہ قرآن سوغات بڑی

سید سلمان گیلانی

نظم

09 آخری نبی ﷺ

اک لاکھ اور چوبیس ہزار
نبیوں رسولوں کے سردار

آخری نبی ہمارے ہیں
ہم کو جان سے پیارے ہیں

اُن پر اترا ہے قرآن
سچ ہے اُن کا ہر فرمان

کہا اُنھوں نے بالکل ٹھیک
اللہ کا نہیں کوئی شریک

اُس کا ہے ہر حکم اٹل
سب کی مشکل کرے وہ حل

سب کے دلوں پہ اُس کا راج
ہر مخلوق اُس کی محتاج

وُہی ہر اک کا داتا ہے
اُسی کا سچا ناتا ہے

سید سلمان گیلانی

نظم

10 اجالا

گورا مکھڑا ، کمبل کالا
مست آنکھیں اور گیسوؤں والا
دیکھنے والے سب کہتے ہیں
چہرہ چاند ہے زلفیں بالا
پڑھ پڑھ کر آیات الٰہی
جگ میں اس نے کیا اجالا
یہ دنیا تو ڈوب رہی تھی
اُس نے دے کر ہاتھ سنبھالا
ہر سو رحمت بانٹ گیا ہے
رحمت کے آغوش کا پالا
اندھوں کو دیں اُس نے آنکھیں
بھٹکے ہوؤں کو راہ پہ ڈالا
اُس کے بعد پیامبر کوئی
حشر تلک نہیں آنے والا
اس پر میں گیلانی قربان
حشر میں ہو گا وہ رکھوالا

سید سلمان گیلانی

Plan A

Syllabus distribution for co-curricular activities:

Total speech: 10 Total poems : 10

Plan for Friday assembly presentation :

Assembly time = (20 Mins . Approximately)
Time for poem = 03 Mins.
Time for speech = 05 Mins.

Term 1st (5 months)	Term 2nd (5 months)
Total number of weeks = 20	Total number of weeks = 20
One poem on every Friday repeat on next Friday	Same as the first term
One speech on every Friday repeat on next Friday	Same as the first term

First term class wise distribution of co-curricular Activities:

For Speeches

Grade	Week	Topic of speech	Duration
6	1&2	سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	3 Min
	3&4	امت سے محبت	//
7	5&6	ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	//
	7&8	عظمت صحابہ رضی اللہ عنہم	//
8	9&10	ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	//
	11&12	حقوق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	//
9	13&14	عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	//
	15&16	1953کی تحریک ختم نبوت	//
10	17&18	سیرت صحابیات رضی اللہ عنہن	//
	19&20	قادیانیت کا سیاسی چہرہ	//

For second term same as of first term

Plan A

First term class wise distribution of co-curricular Activities:

For Poems

Grade	Week	Topic of Poems	Duration
6	1&2	وحدت کے گن	3 Min
	3&4	یتیموں سے پیار	//
7	5&6	سہارا	//
	7&8	معبود	//
8	9&10	عظمت	//
	11&12	پیارے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	//
9	13&14	پاک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	//
	15&16	غریبوں سے پیار	//
10	17&18	آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	//
	19&20	اجالا	//

For second term same as of first term

Plan B --> for program or competition.

Total terms = 2 (1 Program per term)
Total duration of 1 Program = 3 hrs.
Time assigned for poems 3*5 =15 Min.
Time assigned for Speeches 5*5 =25 Min.
Scheme of Program for Poems & Speeches = 5 Per Program

Grade	Topic of speech	Topic of Poems
6	سیرت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	معبود
7	حقوق مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	پیارے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
8	امت سے محبت	غریبوں سے پیار
9	عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	عظمت
10	ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم